اسلام کے
بنیادی عقائد

(احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام)

تصنیف

تاج الفحول محب رسول مولانا شاہ عبد القادر قادری بدایونی

ترجمہ

مولانا دلشاد احمد قادری

اسلام کے بنیادی عقائد

(احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام)

تصنیف

تاج الفحول محبّ رسول مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی

ترجمہ

مولانا دلشاد احمد قادری

سلسلۂ مطبوعات (79)

عنوان کتاب : اسلام کے بنیادی عقائد

تصنیف : تاج الفحول مولانا عبدالقادر بدایونی

ترجمہ : مولانا دلشاد احمد قادری

طبع اول : ۱۳۰۰ھ/۱۸۹۹ء

طبع جدید : ۲۰۱۲ء / ۱۴۳۳ھ

Publisher

TAJUL FUHOOL ACADEMY

(A Unit of Qadri Majeedi Trust)

Madrsa Alia Qadria, Maulvi Mohalla, Budaun-243601 (U.P.) India

Mob.: +91-9897503199, +91-9358563720

E-Mail: qadrimajeeditrust@gmail.com, Website: www.qadri.in.com

Distributor	***Distributor***
Maktaba Jam-e-Noor	**New Khwaja Book Depot.**
422, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6	Matia Mahal,
Phone : 011-23281418	Jama Masjid, Delhi-6
	Mob. : 0091-9313086318

انتساب

مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف

کے نام

عقیدۂ اہل سنت کی تبلیغ واشاعت

اور مسلک اہل سنت کی حفاظت وصیانت

کل بھی اس مدرسے کا طرۂ امتیاز تھی

اور آج بھی یہ خدمت اس کا فخر اور سرمایہ ہے۔

دلشاد احمد قادری

خادم مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف

عرض ناشر

تاج الفحول اکیڈمی خانقاہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف کا ایک ذیلی ادارہ ہے، جو تاجدار اہل سنت حضرت شیخ عبدالحمید محمد سالم قادری (زیب سجادہ خانقاہ قادریہ بدایوں شریف) کی سرپرستی اور صاحبزادہ گرامی مولانا اسید الحق قادری بدایونی (ولی عہد خانقاہ قادریہ، بدایوں) کی نگرانی اور قیادت میں عزم محکم اور عمل پیہم کے ساتھ تحقیق، تصنیف، ترجمہ اور نشر و اشاعت کے میدان میں سرگرم عمل ہے، اکیڈمی کے زیر اہتمام اب تک عربی، اردو، ہندی، انگلش، گجراتی اور مراٹھی زبانوں میں تقریباً ۷۰ رکتابیں منظر عام پر آچکی ہیں اور نشر و اشاعت کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

تاج الفحول اکیڈمی کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس نے ہر حلقے اور ہر طبقے کی دلچسپی اور ضرورتوں کے پیش نظر اشاعتی خدمات انجام دی ہیں، خالص علمی اور تحقیقی کتب، ادبی اور شعری نگارشات، عام لوگوں کی تربیت واصلاح کے لیے آسان زبان میں رسائل، اکابر بدایوں کی سیرت وسوانح، باطل افکار ونظریات کے رد وابطال اور مسلک حق کے اثبات میں قدیم وجدید رسائل اور غیر مسلم برادران وطن کے لیے اسلام کے تعارف پر مشتمل سلجھا ہوا دعوتی اور تبلیغی لٹریچر غرض کہ اکیڈمی ان تمام میدانوں میں بیک وقت تحقیقی، تصنیفی اور اشاعتی خدمات انجام دے رہی ہے۔

ابتدا ہی سے تاج الفحول اکیڈمی کے منصوبے میں یہ بات بھی شامل تھی کہ خانوادۂ قادریہ بدایوں شریف اور خانوادۂ قادریہ سے وابستہ علما، مشائخ اور ادبا وشعرا کی قدیم ونایاب تصانیف کو جدید انداز میں منظر عام پر لایا جائے، اور ان عظیم شخصیات کے علوم ومعارف اور ان کی حیات وخدمات سے موجودہ نسل کو روشناس کروایا جائے، بفضلہٖ تعالیٰ اکیڈمی نے اس سمت میں بھی کامیاب کوششیں کی ہیں، زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

رب قدیر ومقتدر سے دعا ہے کہ اکیڈمی کی خدمات قبول فرمائے، ہمیں زیادہ سے زیادہ دینی خدمات کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمارے اشاعتی منصوبوں کی تکمیل میں آسانیاں پیدا فرمائے۔

محمد عبدالقیوم قادری
جنرل سیکریٹری تاج الفحول اکیڈمی
خادم خانقاہ قادریہ بدایوں

فہرست مشمولات

☆☆☆

ابتدائیہ

حضرت تاج الفحول محبّ رسول مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی کا شمار تیرہویں صدی میں برصغیر کے اجلہ علما میں ہوتا ہے۔اپنے زمانے میں آپ امام وقت، مرجع علما، افقہ زمانہ، کاروان سنیت کے علم بردار اور قافلہ تصوف وسلوک کے سالار تھے۔

آپ کی ولادت بدایوں کے مشہور عثمانی خانوادے میں ۱۷رجب ۱۲۵۳ھ/ ۱۸۳۷ء کو ہوئی، سیف اللہ المسلول مولانا شاہ فضل رسول بدایونی آپ کے والد ماجد اور حضرت شاہ عین الحق عبدالمجید قادری آپ کے جد محترم ہیں۔تعلیم کے ابتدائی مراحل جد محترم اور والد ماجد کے زیر سایہ طے کیے، معقول ومنقول کی اعلیٰ تعلیم استاذ الاساتذہ مولانا نور احمد عثمانی بدایونی اور استاذ مطلق علامہ فضل حق خیرآبادی کی درسگاہوں سے حاصل کی۔سندالمحدثین الشیخ جمال حنفی مکی سے مکہ مکرمہ میں حدیث سماعت کر کے اجازت اور سند حدیث حاصل کی۔

اپنے والد حضرت سیف اللہ المسلول سے اخذ بیعت کیا اور آپ کی زیر نگرانی سلوک کی منزلیں طے کیں، تکمیل سلوک کے بعد اجازت وخلافت سے نوازے گئے۔

والد ماجد کے حکم اور اجازت سے مدرسہ قادریہ کی مسند درس وتدریس کو رونق بخشی، ایک زمانہ آپ کی درس گاہ سے فیض یاب ہوا، حافظ بخاری سید شاہ عبدالصمد سہسوانی اور استاذ العلما علامہ محبّ احمد قادری بدایونی جیسے اپنے زمانے کے اجلہ علما آپ کے تلامذہ ومستفیدین میں شامل ہیں۔

احقاق حق اور ابطال باطل کا جذبہ والد محترم سے ورثے میں پایا تھا، اپنے زمانے میں اٹھنے والے بدعقیدگی، گمراہی اور گمراہ گری کے تمام فتنوں کے مقابلے میں مسلک اہل سنت اور عقیدہ حقہ کی حفاظت ودفاع کا فریضہ ایسے حسن وخوبی سے انجام دیا کہ معاصر علما ومشائخ کی نظر میں آپ کا قرب، آپ سے نسبت اور آپ کی محبت سنیت کی علامت قرار پائی۔نورالعارفین سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی قدس سرہ نے آپ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ہمارے دور میں سنیت کی شناخت محبت مولانا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ

علیہ ہے، ہرگز کوئی بدمذہب ان سے محبت نہ رکھے گا۔

(تذکرۂ نوری: غلام شبر قادری ص۱۲۹، سنی دارالاشاعت لائلپور پاکستان)

عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں آپ کی تصانیف کا ذخیرہ موجود ہے، جس میں بہت سی کتابیں طبع ہو چکی ہیں اور بعض ہنوز غیر مطبوعہ ہیں۔

۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء بروز اتوار آپ نے وصال فرمایا، درگاہ قادری مجیدی بدایوں میں والد گرامی کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔

زیر نظر رسالہ ''احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام'' علم کلام وعقائد کا مختصر متن ہے، جو خصوصیت کے ساتھ طلبۂ مدارس کے لیے تصنیف کیا گیا تھا، آج سے کم وبیش ایک صدی قبل تک یہ رسالہ بعض مدارس اہل سنت کے نصاب میں داخل تھا، مدرسہ اہل سنت حنفیہ پٹنہ (قیام ۱۳۱۸ھ) کے مطبوعہ نصاب تعلیم میں اس کا ذکر موجود ہے۔ (دیکھیے دربارِ حق وہدایت: مرتب قاضی عبدالوحید فردوسی، ص: ۸، مطبع حنفیہ پٹنہ، ۱۳۱۸ھ)

مدرسہ شمس العلوم بدایوں کے نصاب تعلیم میں بھی یہ رسالہ مدتوں شامل رہا۔ ۱۳۲۹ھ میں مولانا حکیم عبدالماجد قادری بدایونی نے اردو زبان میں ''خلاصۃ العقائد'' کے نام سے اس کی شرح لکھی، مولانا عبدالماجد کی یہ شرح بھی ایک زمانے تک مدرسہ شمس العلوم میں پڑھائی جاتی رہی۔

چند برس پہلے مَیں نے مدرسہ قادریہ بدایوں شریف میں از سرِ نو تعلیم وتدریس کا سلسلہ شروع کیا تو اس کے جدید نصاب میں اس رسالے کو بھی شامل کر لیا، یہ رسالہ جماعت ثانیہ میں پڑھایا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ طلبہ کو زبانی یاد کرا دیا جائے۔

ارادہ ہے کہ اس رسالے کی عربی زبان میں ایک ایسی جامع شرح لکھی جائے جو مدرسہ قادریہ میں جماعت رابعہ یا خامسہ میں داخل ہو، اس کے بعد شرح عقائد نسفی پڑھائی جائے۔ رب قدیر ومقتدر اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق اور صلاحیت عطا فرمائے اور اس میں آسانیاں پیدا فرمائے۔

یہ رسالہ ۱۲۹۷ھ/ ۸۰-۱۸۷۹ء میں تالیف کیا گیا۔ حضرت تاج الفحول کے شاگرد مولانا

غلام سادات صدیقی بدایونی نے سنہ ۱۳۰۰ھ میں اس کا اردو ترجمہ کیا جو مطبع شگوفہ فیض سے شایع ہوا۔ اس ترجمے کو اب ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا، اس لیے میری خواہش پر عزیزم مولانا دلشاد احمد قادری (مدرس مدرسہ قادریہ بدایوں) نے اس کا ازسرِ نو ترجمہ کیا ہے جو آپ کے پیش نظر ہے۔ پہلی اشاعت میں اردو ترجمہ تحت اللفظ تھا، اس جدید اشاعت میں متن اور ترجمہ علیحدہ علیحدہ شایع کیا جا رہا ہے۔

یہ رسالہ اپنے اختصار کے باوجود شان جامعیت رکھتا ہے، زبان بھی آسان اور سادہ استعمال کی گئی ہے، ہاں البتہ اُس زمانے کے مذاق کے مطابق عبارت مسجع و مقفی ہے، اس کے باوجود غیر ضروری تکلف سے پاک ہے۔ عزیزم مولانا دلشاد احمد قادری نے نہایت عمدگی سے رسالے کو اردو کا جامہ پہنایا ہے، ترجمہ سادہ، شگفتہ اور سلیس ہے۔

اس رسالے میں بیان کیے گئے تمام عقائد جمہور اہل سنت کے منتخب عقائد ہیں، انہیں عقائد پر سواد اعظم اہل سنت کی بنیاد قائم ہے، ماضی میں بھی خانقاہ عالیہ قادریہ بدایوں سواد اعظم کے انہیں عقائد اور اسی مسلک کی مبلغ و ترجمان تھی اور آج بھی اس رسالے میں درج تمام عقائد کی صحت و حقانیت کے اعتراف کے ساتھ اسی مسلک سواد اعظم کی تبلیغ و اشاعت اور ترجمانی کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ فالحمدللہ

رب قدیر و مقتدر اس رسالے کو اسلام و سنیت کے لیے نافع بنائے۔ تاج الفحول اکیڈمی کی ان دینی خدمات کو شرف قبول عطا فرمائے اور اراکین ادارہ کو دین و سنیت کی مزید خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اسید الحق قادری — ۲۵؍رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

خانقاہ قادریہ بدایوں — ۱۵؍اگست ۲۰۱۲ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الحمد للّٰہ الواجب الوجود القدیم المعبود والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد صاحب المقام المحمود وعلیٰ اٰلہ وصحبہ واولیاء امتہ بعدد کل موجود الی الیوم الموعود.

اما بعد:

اہل حق کے عقائد کا جامع یہ مختصر نفع بخش رسالہ ہے جس کو مَیں نے جماہیر اہل سنت کی تحقیقات سے منتخب کیا ہے اور غیر پسندیدہ اقوال کے ذکر سے اعراض وروگردانی کی ہے، لہٰذا اے خالص حق کے طلبگار! تو اس روشن وتابناک چراغ کو مضبوطی سے تھام لے اور اقوال شاذہ کی اتباع وتقلید سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ ورنہ تو وسوسوں کی تاریکیوں میں جا پڑے گا۔

اللہ رب العزت مجھے اور تمہیں سلفِ صالحین اور خلف محققین کے سواد اعظم کی اتباع وپیروی کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی برائی، ہلاکت وتباہی سے امن وامان بخشے، یہ رسالہ دس اقوال پر مشتمل ہے، اللہ ذوالجلال والاکرام سے مَیں اپنے اور تیرے لیے توفیق کا امیدوار اور دعا گو ہوں۔

اللہ کے متعلق عقائد

(۱) ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں قدیم واجب الوجود ہے۔ اور اس کے علاوہ ہر چیز اپنے پیدا ہونے میں اس کے پیدا کرنے کی محتاج ہے۔

(۲) ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ رب العزت کی صفات میں سے ایک صفت حیات ہے، لہٰذا وہ زندہ ہے، اس پر موت کا طاری ہونا ممتنع ومحال ہے۔

(۳) ہمارا عقیدہ ہے کہ باری تعالیٰ کی صفات ذاتیہ ممکنات کی صفات کے مانند نہیں ہیں، صفاتِ باری تعالیٰ نہ اس کی عینِ ذات ہیں اور نہ اس کی غیر ذات اور ان صفات کا باری تعالیٰ کی ذات سے جدا اور سلب ہونا ناممکن ہے۔

(۴) ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ جل شانہ ہر چیز کا جاننے والا اور ہر غیب سے باخبر ہے، اس پر چھوٹی بڑی، ادنیٰ واعلیٰ کوئی چیز مخفی وپوشیدہ نہیں۔

(۵) ہمارا عقیدہ ہے کہ مستقل بالذات علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور جو علم غیب انبیائے کرام اور اولیائے عظام کے حق میں ثابت ہے وہ مستقل بالذات نہیں بلکہ خدائے برتر کی عطا و بخشش کی بنا پر حاصل ہے۔

(٦) ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسموعات کو سنتا ہے اور مبصرات کو دیکھتا ہے اگر چہ اس کا سننا اور دیکھنا آلات سمع و بصر کا محتاج نہیں۔

(۷) ہمارا عقیدہ ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ تمام ممکن امور پر قادر ہے، لہٰذا ہر وہ امر جو فی نفسہ ممکن ہے خواہ موجود ہو یا معدوم، بندہ اس ممکن امر پر قادر ہو یا نہ ہو باری تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل ہے اور رہا واجب ذاتی یعنی حق تبارک وتعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات تو یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت نہیں آتی ہیں جیسا کہ یہ بات کسی بھی ذی شعور پر پوشیدہ نہیں۔ اسی طرح ممتنع ذاتی بھی قدرت الٰہی کے تحت نہیں آتی جیسے حق تعالیٰ کا اپنی ذات کو ختم کر لینا، بیٹا بنانا، کذب کے عیب کے ساتھ متصف ہونا، اجتماع نقیضین کا مصداق بننا، یہ امور اپنے مفہوم کے باطل ہونے کے باعث مقدور الٰہی بننے کی صلاحیت و اہلیت نہیں رکھتے۔ علمائے کرام کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ جس امر کا وجود ممتنع بالغیر ہے قدرت الٰہی کا تعلق اس سے درست ہے یا نہیں مثلاً جس چیز کی اس نے خبر دی اب اس کے خلاف کرنا، ہمارے نزدیک فی نفسہ قدرت کا تعلق ممتنع بالغیر سے درست ہے یہی قول راجح و مختار ہے۔

(۸) ہمارا اعتقاد ہے کہ باری تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ''تکوین'' ہے اور صفتِ تکوین صفتِ قدرت سے خاص ہے، لہٰذا تکوین کا تعلق اسی چیز سے ہوتا ہے جو کسی وقت موجود ہو۔

(۹) ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہنے والا اور ارادہ فرمانے والا ہے، بغیر اس کی مشیت و ارادے کے مخلوق میں کوئی چیز نہیں پائی جاتی۔

(۱۰) ہمارا اعتقاد ہے کہ اس کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ کلام نفسی کے ساتھ متصف ہے۔ کلام نفسی اس کی صفت حقیقیہ ہے، لیکن یہ صفت آوازوں اور حروف کی جنس سے نہیں ہے اور وہ عربی معجز لفظ (یعنی قرآن کریم) جو اس صفت حقیقیہ پر دلالت کرتا ہے وہ بھی باری تعالیٰ کی صفت اس معنی کر ہے کہ وہ کسی مخلوق کی تالیف نہیں ہے، لیکن اس کلام لفظی کے قدیم ہونے میں

اہل سنت و جماعت کے مابین اختلاف ونزاع ہے اور کلام نفسی بہ اتفاق علمائے کرام قدیم ہے۔ بعض نادان لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ مرکب حروف، مرتب آواز اور منقش نقوش ذاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ قائم ہیں تو یہ گمراہ لوگوں کا قول ہے۔

(۱۱) ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ رب العزت تنہا ہے الوہیت میں کوئی اس کا شریک نہیں اور الوہیت سے مراد واجب الوجود کا اعتقاد اور عبادت و بندگی کا مستحق ہونا ہے۔

(۱۲) ہمارا عقیدہ ہے کہ عالم میں جو اجسام وصفات اور افعال پائے جاتے ہیں اللہ جل شانہ کے سوا کوئی ان کا تخلیق کرنے والا نہیں۔ بندے کو اس کے افعال کا خالق ماننا اس اعتقاد کے ساتھ کہ وہ معبود نہیں ہے جیسا کہ معتزلہ کا قول ہے اگر چہ یہ عرف شرع میں شرک نہیں لیکن اس کے باطل و گمراہ ہونے میں کوئی کلام نہیں۔

(۱۳) ہمارا عقیدہ ہے کہ باری تعالیٰ بے نیاز مختار ہے، وہ جو بھی کرتا ہے اختیار سے کرتا ہے اس پر کوئی جبر واکراہ نہیں۔

(۱۴) ہمارا اعتقاد ہے کہ باری تعالیٰ کے افعال، اغراض وعلل اور اسباب کے محتاج نہیں اگر چہ افعالِ باری تعالیٰ مصلحت اور حکمتوں سے خالی نہیں ہوتے ہیں اور ان حکمتوں و مصلحتوں کی تفصیل وہی حکیم ودانا خالقِ دو جہاں جانتا ہے۔

(۱۵) ہمارا عقیدہ ہے کہ عقلاً اللہ تعالیٰ پر ثواب وعقاب میں سے کوئی چیز واجب وضروری نہیں اور ثواب وعقاب میں سے ہر ایک کتاب الٰہی میں باری تعالیٰ کے وعدہ فرمانے کے تقاضے کی بنا پر ہوگا۔

(۱۶) ہمارا اعتقاد ہے کہ آخرت میں مومنوں کو باری تعالیٰ کا دیداد بچشم سر ہوگا، مگر یہ دیدار بغیر محاذات اور جہت کے ہوگا۔

(۱۷) ہمارا اعتقاد ہے کہ ماتھے کی آنکھوں سے رویت باری تعالیٰ دنیا میں اولیائے کرام کے لیے محال وممتنع ہے اور اولیائے کرام کے لیے دنیا میں رویت حقیقیہ کا دعویٰ کرنا گمراہی ہے۔

(۱۸) ہمارا عقیدہ ہے کہ ہر چیز اللہ رب العزت کی تسبیح بیان کرتی ہے، یہاں تک کہ درخت اور پہاڑ بھی، تسبیح کے متعلق جو بھی (قرآن وحدیث میں) وارد ہوا ہے وہ اس کے ظاہر پر محمول ہوگا

اس کی تاویل نہیں کی جائے گی اور اس تسبیح کا ادراک خدائے برتر کی قدرت کے ذریعے ہوگا ادراکِ تسبیح نہ تو بدن انسانی پر منحصر ہے اور نہ حواس ظاہرہ کے آلات کے ساتھ مشروط ہے۔

(۱۹) ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ابعاض واجزا سے مرکب نہیں۔

(۲۰) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس کی ذات قدیمہ، صفات خاصہ اور افعال مخصوصہ میں کوئی چیز اس کی شریک نہیں۔

(۲۱) ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نقائص وعیوب کے ساتھ متصف ہونا محال وممتنع ہے، جیسے موت، جھوٹ وغیرہ اور جس نے اس کے ممکن ہونے کا قول کیا وہ گمراہوں میں سے ہے۔

(۲۲) ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جسم وجسمانیت کے لوازم (جیسے شکلیں جہات، حرکات) محال وممتنع ہیں اور (وہ آیات واحادیث) جن کے (ظاہر سے) ان چیزوں کا وہم ہوتا ہے وہ متشابہات میں سے ہیں۔

فرشتوں سے متعلق عقائد

(۲۳) ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے لیے نور کے جسم پیدا فرمائے ہیں اور ان فرشتوں کو اپنی حکمت وارادے سے امور کا تدبیر کرنے والا بنایا ہے۔ بعض فرشتے وہ ہیں جن کو اپنے انبیا کی جانب بھیج کر اپنی وحی کا امین بنایا، بعض وہ فرشتے ہیں کہ باری تعالیٰ نے جن کے واسطے سے آسمان سے زمین پر پانی نازل فرمایا اور بعض وہ ہیں جن کو اپنے بندوں کی روحیں قبض کرنے پر مامور کیا ہے اور بعض وہ ہیں جن کو بساط دنیا لپیٹنے کے دن صور پھونکنے پر متعین فرمایا ہے اور بعض وہ ہیں جن کو مجالس ذکر کی تلاش وجستجو کے لیے مامور کیا، اور ان میں سے بعض وہ ہیں جن کو رب تعالیٰ نے سید الابرار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس درود پڑھنے والوں کے درود اور سلام کرنے والوں کے سلام پہنچانے پر مامور کیا ہے۔ یہ تمام فرشتے کسی بھی اس چیز میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں جس کا اللہ نے ان کو حکم دیا اور وہی کرتے ہیں جس پر مامور کیے گئے ہیں۔ فرشتے نہ مذکر ہیں اور نہ مؤنث۔

کتابوں کے متعلق عقائد

(۲۴) ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے اپنے فرشتوں کے واسطے

سے کتابیں اور صحیفے بھیجے۔ یہ تمام کتابیں اور صحیفے حکمتوں والے احکام اور قسم قسم کی لطیف باتوں پر مشتمل تھے۔

(۲۵) ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید تمام کتابوں میں اکمل و افضل کتاب ہے اور یہ اللہ کی جانب سے آخری کتاب نازل ہوئی۔

(۲۶) ہمارا اعتقاد ہے کہ کتب سابقہ کی نقل میں قسم قسم کی تحریف و تبدیلی واقع ہوگئی اور اس تحریف و تبدیلی سے اللہ کے وعدے کی بنا پر قرآن کریم محفوظ ہے۔

(۲۷) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ قرآن کریم آیاتِ محکمات اور بعض آیات متشابہات پر مشتمل ہے۔

(۲۸) جو علوم و روایات نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ سے وارد ہیں ان کے بغیر قران کریم کی تفسیر کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔

(۲۹) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ قرآن حکیم کی آیات محکمات کے ظاہری معنیٰ ہی مراد ہیں، ظاہری معانی سے باطنی معانی کی طرف عدول کرنا الحادو بے دینی ہے۔

(۳۰) ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ آیاتِ متشابہات جو (باری تعالیٰ کی) جسمیت و جہات کا وہم پیدا کرتی ہیں وہ اپنے ظاہر پر محمول نہیں ہیں، یا تو ان کی تاویل کی گئی ہے یا کائنات کے رازوں کو جاننے والے (اللہ رب العزت) کے سپرد کر دی گئیں ہیں۔

(۳۱) ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ قرآن کی ساتوں قرأتیں حق و متواتر ہیں اور ان قرأتوں کا اختلاف دنیا وآخرت میں مومنین پر اللہ کی نعمت و رحمت ہے۔

انبیائے کرام اور بالخصوص سید الانبیا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق عقیدہ

(۳۲) ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی وہ ذات مقدس ہے جس کی طرف اللہ کی جانب سے اس کے نفس کی تکمیل کے لیے شرع سابق یا شرع جدید کے ذریعہ وحی کی گئی اور رسول وہ نبی ہے جس کو اس کے نفس کی تکمیل کے بعد اللہ نے بندوں کی تبلیغ کے لیے بھیجا۔

(۳۳) ہمارا اعتقاد ہے کہ وحی شرعی صرف انبیائے کرام کی جانب ہوتی ہے، اولیائے کرام کی

جانب وحی شرعی نہیں کی جاتی بلکہ الہام کی ایک قسم سے انھیں نوازا جاتا ہے۔
(۳۴) ہمارا اعتقاد ہے کہ جھوٹے نبی کے ہاتھ پر معجزے کا ظہور محال ہے تا کہ کہیں حقیقتِ حال مشتبہ نہ ہو جائے۔
(۳۵) ہمارا عقیدہ ہے کہ نبوت جسے بھی حاصل ہوئی محض اللہ کے فضل سے حاصل ہوئی۔
(۳۶) ہم اعتقاد رکھتے ہیں نبوت کا کسب کے ذریعے حاصل ہونا محال ہے۔
(۳۷) ہمارا عقیدہ ہے کہ جملہ انبیائے کرام اور رسول عظام نبوت کے (اعلان) کے بعد عمداً تمام گناہوں سے معصوم تھے اور امور تبلیغیہ میں خطا وسہو سے بھی محفوظ تھے، اسی طرح وہ نبوت سے پہلے کفر وشرک، کذب و بہتان سے مامون ومحفوظ تھے اور اس سے مراد عصمتِ اصطلاحی ہے۔
ضروری ہے کہ اللہ رب العزت انبیائے کرام کی حفاظت اپنی عنایت وکرم سے فرمائے حتی کہ اللہ کی حمایت کے سبب ان پر گناہوں میں سے کوئی چیز روا نہیں۔
(۳۸) ہمارا اعتقاد ہے کہ عصمت اصطلاحی انبیائے کرام کا خاصہ ہے، جس کسی نے غیر نبی کے لیے نبی کی مانند عصمت کو ثابت مانا وہ ذلیل و بے دین ہے، ہاں اکثر اولیائے کرام کے لیے گناہ و معاصی سے حفاظت پائی جاتی ہے لیکن یہ ممکن نہیں کہ ان کی حفاظت وصیانت انبیا کی عصمت کی طرح ہو۔
(۳۹) ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ عز وجل نے صرف مردوں ہی میں سے نبی بھیجے نہ کہ عورتوں میں سے اور عورتوں کی نبوت کا قول بلاشک وشبہ باطل ہے۔
(۴۰) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام انبیائے کرام نوع انسان سے تھے جیسا کہ جمہور علمائے کرام کا مذہب ہے، رہا جنات کی نبوت کا قول تو یہ شاذ ومتروک ہے اور بعض لوگوں سے یہ جو منقول ہے کہ انبیائے کرام تمام حیوانات یا تمام مخلوق کی جنس سے ہوئے تو یہ جہالت وگمراہی ہے۔
(۴۱) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے جن رسولوں کو بھیجا ان میں سے بعض کا ذکر اپنے نبی کے خطاب میں بیان کیا اور بعض کا ذکر اپنی کتاب حکیم میں کیا۔
(۴۲) ہمارا اعتقاد ہے کہ قطعی ویقینی طور پر انبیا کا حصر کسی معین عدد میں کرنا جائز نہیں۔ اس سلسلے میں جو روایت کی گئی ہے وہ اعتماد و بھروسہ کے قابل نہیں۔

(۴۳) ہمارا اعتقاد ہے کہ تمام انبیائے کرام بالاتفاق عالم برزخ میں زندہ ہیں اور بغیر اختلاف و نزاع ان کی زندگی دنیوی زندگی کی مانند ہے۔

مسلمانوں کے گروہ پر جو چیز سید الانبیا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے سلسلے میں واجب ہے وہ درج ذیل ہیں:

(۴۴) ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے حضور نبی اکرم ﷺ پر نبوت ختم فرما دی، لہٰذا آپ خاتم النبیین اس معنی کر ہیں کہ انبیائے کرام میں سب سے آخری نبی ہیں، جس نے اس معنی کا انکار کیا وہ بلا شک وشبہ کافر ہے، کوئی نبی آپ کے زمانے میں آپ کے سوا مبعوث نہیں کیا گیا، اسی طرح ختم نبوت کے بعد تا قیام قیامت کسی نبی کا بھیجا جانا ناممکن ہے۔

(۴۵) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد جس نے کسی کے لیے حصول نبوت کا قول کیا بلکہ حصولِ نبوت کو جائز قرار دیا اور اس کے امکان کا قول کیا وہ کافر ہے، دائرۂ اسلام وایمان سے خارج ہے۔

(۴۶) ہمارا اعتقاد ہے کہ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت تمام مکلفین کے لیے عام ہے آپ کی بعثت کو اہل عرب کے لیے خاص کرنا جیسا کہ عیسویہ وغیرہ سے منقول ہے تو یہ کھلی ہوئی گمراہی ہے۔

(۴۷) ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ سرور کائنات حضور نبی اکرم ﷺ تمام مخلوق میں افضل واعلیٰ ہیں، کوئی فرشتہ اور رسول ان کے برابر اور مماثل نہیں چہ جائے کہ باقی دیگر لوگ۔

(۴۸) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی مثل آپ کے کمالات خاصہ مشخصہ میں ممتنع و محال ہے اور جس نے اس کا انکار کیا وہ گمراہ ہے۔

(۹) ہمارا عقیدہ ہے کہ معراجِ رسول ﷺ حق ہے، آپ کا رب آپ کو عالم بیداری میں مسجد اقصیٰ لے گیا پھر اس نے بلند وبالا آسمانوں کی سیر کرائی پھر مشیت الٰہی نے جہاں چاہا حضور کو سیر کرائی، جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مذہب کے مطابق آپ ﷺ نے اپنے رب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا اور آپ کو اللہ سے کلام کرنے کا مشرف حاصل ہوا۔

(۵۰) ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے آپ کے دست مبارک پر معجزات کا ظہور فرمایا اور یہ

اعتقاد متواتر اور حد ضروریات دین میں داخل ہے، اوران معجزات میں سے یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی جانب سے ایک حکمت و دانائی والی کتاب لائے، جس کے ذریعے آپ نے فصحا و بلغا کو چیلنج کیا، وہ لوگ اس کتاب کا معارض پیش کرنے سے عاجز وقاصر رہے اور آپ کا یہ معجزہ بلا شک وشبہ متواتر ہے۔ ان معجزات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کفار کے مطالبہ کرنے پر چاند کو شق فرمایا، اس معجزہ کے طرق لگ بھگ حد تواتر کو پہنچے ہوئے ہیں، جمہور مسلمانوں کے نزدیک یہ بلاشک معجزہ حقیقی ہے، اس کے اعجاز کا مدار صرف اخبار بالغیب کی نوع میں منحصر نہیں۔ ان معجزات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مغیبات کا علم عطا فرمایا، تو آپ نے ان میں سے بہت سے غیوب کی خبر دی، ان میں سے بعض واقع ہو چکیں اور بعض ہونے والی ہیں، اس معجزے کی روایتیں بھی یقین وشہرت کی حد تک پہنچ گئیں ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ کا اُمی ہونا آپ کا معجزہ اور آپ کے حق میں فضیلت ہے، ہاں البتہ آپ کے علاوہ کسی دوسرے کے حق میں یہ نقص و ذلت ہے، اسی وجہ سے غیر نبی کو آپ کی اِس صفت میں تشبیہ دینا جائز نہیں۔ اسی طرح ہر اس صفت میں کسی کو حضور سے تشبیہ دینا جائز نہیں جو آپ کے حق میں جنس کمال ہے اور آپ کے سوا کے حق میں نقصان کی جنس سے ہے، بلکہ علمائے کرام نے اس جیسی مثالوں پر گمراہی وسرکشی کا حکم لگایا ہے۔

(۵۱) ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو فضائل آخرت میں سے وہ فضیلت عطا فرمائی جس کا ظہور قیامت میں ہوگا جیسے حوضِ کوثر، شفاعت وغیرہ۔

(۵۲) ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ ہی کی وہ ذاتِ گرامی ہے کہ آپ کے مبارک ہاتھوں سے بابِ شفاعت کھلے گا، اولین وآخرین آپ کے دامن میں پناہ لیں گے تو حضور نبی کریم ﷺ اپنے رب سے شفاعت کی اجازت طلب کریں گے، اللہ ان کو اجازت عطا کرے گا، لہٰذا حضور سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں اور سب سے پہلے وہ شخص ہیں جن کی شفاعت قیامت کے دن قبول کی جائے گی۔

(۵۳) ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت کی کئی قسمیں ہیں، ان میں سے ایک شفاعت عظمیٰ ہے، جو موقف میں مخلوق کی راحت کے لیے ہے اور یہ شفاعت مومن وکافر دونوں کے لیے عام ہے اور اس میں کسی مسلمان کا اختلاف نہیں۔ ان میں سے ایک شفاعت بہت سی

قوموں کو بغیر حساب وسوال جنت میں داخل کرنے کے لیے ہوگی۔ ایک شفاعت ان لوگوں کے حق میں ہوگی جن کا حساب ہو چکا ہوگا اور وہ جہنم کے مستحق ہوں گے (یہ شفاعت) اس لیے ہوگی تا کہ ان کو عذاب نہ پہنچے۔ اقسام شفاعت میں سے ایک شفاعت بعض کافرین کے لیے دردناک عذاب میں تخفیف کے لیے ہوگی، جیسا کہ احادیث متفق علیہ حضور کے چچا ابو طالب کے حق میں ثابت ہیں اور یہ شفاعت محض اللہ کے فضل سے ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی وجاہت اپنے رب کریم کی بارگاہِ عالی میں حصر وقیاس سے بالاتر ہے اور کوئی بھی شخص رب بے نیاز کی بارگاہ میں آپ ﷺ کی وجاہت سے مستغنی نہیں ہوگا۔

(۵۴) ہمارا عقیدہ ہے آپ ﷺ اللہ کے محبوب ہیں اور آپ کی رضا وخوشی اللہ کو مطلوب ہے۔

امامت سے متعلق عقیدہ

(۵۵) ہمارا عقیدہ ہے کہ ہر زمانے میں مسلمانوں پر ایمان کے احکام جاری کرنے کے لیے خاندان قریش میں سے ایک امام برحق کو مقرر کرنا لازم وضروری ہے۔

(۵۶) ہمارا اعتقاد ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی ظاہری حیات کے بعد بالتحقیق امام عادل اور خلیفۂ راشد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ان کے بعد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت علی بن طالب کرم اللہ وجہہ ہیں ان حضرات کی امامت جمہور صحابہ کرام میں سے اہل حل وعقد کی بیعت اور سید الانبیا حضور نبی کریم ﷺ کے اشارات کے ذریعے ثابت ہے۔

(۵۷) مدینہ طیبہ میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت راشدہ کے ثابت ہونے کے بعد بعض صحابہ کرام جیسے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عمرو بن العاص وغیرہم سے جو بغاوت صادر ہوئی وہ شبہ اور خطائی الاجتہاد کی بنا پر تھی، لہٰذا ان صحابہ کرام کے حق میں ان کے فعل پر انکار کے باوجود ہم صرف وہی عقیدہ رکھیں گے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کے حق میں فرمایا کہ ''یہ حضرات ہمارے بھائی ہیں، انہوں نے ہم سے بغاوت کی، کافر وفاسق نہیں''۔ حضرت علی کا یہ قول حق ودرست ہے۔

(۵۸) ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ خوارج جنہوں نے اس وقت حضرت علی اور جملہ صحابہ کرام کی تکفیر کی یہ شبہ کے بنا پر باغی نہیں ہیں بلکہ یہ لوگ حق سے عناد رکھنے، باطل کو عمداً اختیار کرنے والے اور دین حق سے نکلنے والے ہیں، اس کے باوجود حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کی تکفیر نہیں فرمائی، لہٰذا ان کو جزماً کافر نہیں قرار دیا جائے گا بلکہ ان پر فاسق وفاجر ہونے کا حکم لگانے پر اکتفا کیا جائے گا۔

(۵۹) ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے خلافت چھوڑنے اور حضرت امیر معاویہ کو امارت سپرد کردینے کے بعد حضرت امیر معاویہ کی امامت امامتِ صحیحہ ہوگئی، اگرچہ وہ خلافت راشدہ نہیں ہوئی اور یزید کی حکومت حکومتِ جبریہ فاسدہ ہے کیوں کہ اس کے متواتر ظلم و فسق کی بنا پر اہل حل وعقد اس کی حکومت پر رضا مند نہیں ہوئے۔

یزید پر لعن شخصی کے جواز میں اہل علم وفضل کا اختلاف ہے، تو احوط واسلم طریقہ یہ ہے کہ اس اعتقاد کے ساتھ کہ یزید اپنی زندگی میں اپنے افعال خبیثہ کی وجہ سے لعنت کا مستحق ہے، لیکن اس کی موت کے بعد توقف کیا جائے گا کیوں کہ حتمی طور پر اس کے خاتمے کی حالت کا یقین واذعان نہیں ہے (کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا یا نہیں؟) اور اعتبار خاتمے کا ہوا کرتا ہے، لہٰذا محقق علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی کافر کی موت کے بعد متعین طور پر اس پر لعنت کرنا مناسب نہیں، یہاں تک کہ خبر متواتر کلامِ الٰہی یا کلام رسول سے کفر پر اس کی موت کا علم یقینی نہ ہو جائے۔

صحابہ کرام کی تعظیم اور ان کی شرف وفضیلت کا عقیدہ

(۶۰) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ ورسول کے حکم کے مطابق تمام مسلمانوں پر صحابہ کرام کی محبت و عظمت واجب ہے۔

(۶۱) ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ صحابہ کرام اگرچہ معصوم نہیں لیکن سب کے سب عادل ہیں۔ روافض اور خوارج نے بعض وہ چیزیں نقل کیں ہیں جو صحابہ کرام کی عدالت کو مجروح کرتی ہیں تو یا تو یہ نقل ہی باطل وغیر مقبول ہے یا اس کو خطاء فی الاجتہاد پر محمول کیا جائے گا، یا صحابہ نے اس سے رجوع کر لیا اور ان کا رجوع اور توبہ منقول ہے۔

(۶۲) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے ہر ہر فرد کثرت ثواب، عظمت وبزرگی، تقرب الی

اللہ کی رُو سے تمام اولیائے کرام سے افضل واعلیٰ ہے۔

(۶۳) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ معنی مذکور کے اعتبار عنداللہ اور عندالمسلمین اولیائے کرام میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ، پھر حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ ہیں اور یہی جمہور علمائے کرام کا قول ہے۔

(۶۴) ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یقیناً حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی روح کے لیے پھول اور نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

(۶۵) ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج اور آپ کی صاحبزادیاں سب کی سب طیب و طاہر ہیں، ہم ان سب کے لیے قطعی و حتمی طور جنتی ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔

(۶۶) ہم عقیدہ رکھتے ہیں اصحابِ بدر، اصحابِ اُحد اور اصحاب بیعت رضوان میں سے ہر ہر فرد یقینی طور پر جنتی ہے اور تمام دیگر صحابہ کرام کے لیے، ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ عمومی طور پر اہل جنت میں سے ہیں، ان کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی، لیکن حتمی و یقینی طور پر متعین کر کے کسی کے لیے جنتی ہونے کا قول نہیں کر سکتے سوائے ان حضرات کے کہ جن کے حق میں تواتر کے ساتھ جنتی ہونے پر دلیل و برہان قائم ہو چکی ہے۔

اولیائے کرام کی ولایت کا عقیدہ

(۶۷) ہمارا عقیدہ ہے کہ ولی اس اسرار الٰہی کی معرفت میں نبی ﷺ کا تابع ہے جن کا فیضان اللہ جل شانہ کی جانب سے نبی کریم ﷺ پر ہوتا ہے۔

(۶۸) ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ ولی کسی بھی حال میں کسی نبی کے درجے و رتبے کو نہیں پہنچ سکتا اور بعض بدبختوں سے اولیا کا انبیائے کرام کے درجے کو پہنچنے کا جواز منقول ہے، یہ گمراہی و کفر ہے چہ جائے کہ انبیائے کرام سے افضل ہونے کو جائز قرار دینا۔

(۶۹) ہمارا اعتقاد ہے کہ اولیائے کرام کو الہام کے انواع سے نوازا جاتا ہے لیکن ان کا اللہ سے براہِ راست کلام کرنا ممکن نہیں۔

(۷۰) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ ولی جب تک کہ عاقل ہے وہ سقوطِ تکلیف کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا اور جس نے ولی کے حق میں یہ اعتقاد رکھا تو اس کا یہ قول کمزور و باطل ہے۔

(۷۱) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ رب العزت اولیائے کرام کو متعدد قسم کی کرامتیں عطا فرماتا ہے، جیسے انہیں تصرفات پر قدرت عطا کرتا ہے مثلاً پانی پر چلنا، مسافت زمین کا لپیٹ دینا، مردوں کو زندہ کرنا اور ان ہی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کچھ علم غیب عطا فرماتا ہے، ان کو مغیبات پر مطلع کر دیتا ہے۔ اللہ کے لیے علم غیب کے انحصار سے مراد اصلاً اور بالذات ہے بالجملہ علم غیب ایسا امر ہے جس کے ساتھ اللہ علام الغیوب منفرد و یکتا ہے، بندوں کے لیے سوائے وحی و الہام کے علم غیب کے حصول کا کوئی طریقہ نہیں۔

عالمِ دنیا کے حدوث اور اس کے متعلقات کا عقیدہ

(۷۲) ہمارا عقیدہ ہے کہ حقیقتاً بغیر کسی شک وشبہ کے اشیا کی حقیقتیں ثابت ہیں اور اہل دانش و بینش کے نزدیک ان کا علم متحقق ہے۔

(۷۳) ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ شی حقیقت میں موجود ہے، اور جس نے اس میں مخالفت کی وہ گمراہ ہے۔ معدوم پر شی کا اطلاق مجازاً ہے جو محل نزاع سے خارج ہے۔

(۷۴) ہمارا عقیدہ ہے کہ ماسوی اللہ عالم کی تمام چیزیں فرش سے لے کر عرش تک اپنے تشخص و نوع کے ساتھ حادث ہیں۔

(۷۵) ہمارا اعتقاد ہے کہ فی نفسہٖ بالذات یہ ممکن ہے کہ اللہ رب قدیر اس عالم سے زیادہ محکم و مضبوط دوسرا کوئی عالم پیدا کر دے۔ اس مسئلے میں بعض اہل سنت نے اختلاف کیا ہے لیکن جو قول یہاں ذکر کیا گیا یہی زیادہ درست اور محکم ہے۔

(۷۶) ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عالم میں سات آسمان اور سات زمینوں کو پیدا فرمایا ہے اور جن روایتوں میں زمین کے طبقوں کی مخلوق اور ان کے مکلّف ہونے کا بیان ہے وہ شاذ ہیں قطعی و یقینی اعتقاد کا فائدہ نہیں دیتیں۔

(۷۷) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ نصوص قرآنیہ، احادیث نبویہ اور ائمہ مسلمین کے اجماع و اتفاق سے جنوں اور شیاطین کا وجود ثابت ہوتا ہے اور جس نے ان کے وجود کا انکار کیا وہ کھلی ہوئی گمراہی میں ہے۔

عالم برزخ اور عالم حشر کا عقیدہ

(۷۸) ہمارا عقیدہ ہے کہ موت دینا محض ختم کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ انعام واکرام یا تکلیف و آلام دینے کے لیے ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف لے جانے کا نام ہے۔

(۷۹) ہمارا عقیدہ ہے نیکوکاروں کو ان کی قبروں میں انعام واکرام عطا کرنا اور بدکاروں کو ان کی قبور میں عذاب وتکلیف دینا بلاشک وشبہ حق ہے، کتنی ہی متواتر المعنی احادیث اس سلسلے میں وارد ہوئی ہیں۔

(۸۰) ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ منکر نکیر کے سوال حق ہیں، اس مسئلے میں سید الانبیا سرورِ کونین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ سے تواتر کے ساتھ خبریں وارد ہوئی ہیں۔

(۸۱) ہمارا عقیدہ ہے کہ میت کی روح اپنے زائر کو پہچانتی ہے، اس کے کلام کو سنتی اور سمجھتی ہے اور اس کا سوائے جاہل یا متکبر کے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ اسلامی قانون کی رُو سے اِدراک آلات و اسباب کے ساتھ مشروط نہیں ہے۔ اہل خیر کی زیارتِ قبور، اہل اللہ کے نفوس قدسیہ سے استمداد و استعانت سے فائدہ حاصل ہوتا ہے جیسا کہ علمائے ذوی الاحترام نے اس کی صراحت فرمائی ہے۔

(۸۲) ہمارا عقیدہ ہے کہ زندوں کی دعا اور مالی عبادتوں کے ایصالِ ثواب سے بالاتفاق مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی طرح جمہور علمائے کرام کے نزدیک عبادات بدنیہ کے ثواب سے بھی مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے، اگرچہ عبادات بدنیہ کے سلسلے میں کچھ اختلاف ہے۔

(۸۳) ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ رب العزت قیامت کے دن بدلہ عطا کرنے کے لیے تمام مردوں کو ان کے جسم و روح کے ساتھ زندہ فرمائے گا۔

(۸۴) ہم ثواب وعقاب کے لیے اعمال کے حساب کی حقیقت کا اعتقاد رکھتے ہیں۔

(۸۵) ہمارا اعتقاد ہے کہ کچھ قومیں بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گی۔

(۸۶) ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ میزان حق ہے اس سے اعمال کا وزن کیا جائے گا جیسا کہ احادیث مبارکہ میں وارد ہوا ہے۔

(۸۷) ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ پل صراط حق ہے اور وہ ایسا پل ہے جو جہنم کے اوپر بچھایا گیا ہے۔
(۸۸) ہمارا عقیدہ ہے کہ جنت و دوزخ حق ہے، جنت مومنین کے لیے پیدا کی گئی ہے اور جہنم کافر و فاجر کے لیے بنائی گئی ہے۔ جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ مومن فاجر و فاسق جہنم سے نکالے جائیں گے۔ بعض محض اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ذریعے اور بعض حبیب خدا ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نکلیں گے۔ یہاں تک کہ جہنم میں ایک بھی مومن باقی نہیں رہے گا۔
(۸۹) ہمارا عقیدہ ہے کہ جنت و دوزخ قیامت کے بعد ہمیشہ رہیں گی کبھی فنا نہیں ہوں گی اور جہنم کے فنا ہونے کا قول الحاد و گمراہی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَدۡخِلۡنَا فِیۡ جَنَّتِکَ وَاحۡفَظۡنَا عَنۡ نَارِکَ بِحُرۡمَۃِ حَبِیۡبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیۡرِ الۡعِبَادِ وَاَصۡحَابِہِ الۡاَنۡجَابِ وَ اَوۡلَادِہِ الۡاَمۡجَادِ اٰمین.

ایمان و کفر اور معصیت و توبہ سے متعلق عقیدے

(۹۰) ہمارا عقیدہ ہے کہ ایمان اختیار سے تمام ان احکام و اخبار میں نبی اکرم ﷺ کی تصدیق قلبی کرنے کا نام ہے جو آپ ﷺ منجانب اللہ لائے۔
(۹۱) ہمارا عقیدہ ہے کہ عذروں سے خالی ہونے کے وقت اقرار باللسان ایمان کی قبولیت کی شرط ہے۔
(۹۲) ہمارا عقیدہ ہے کہ ایمان کے سلسلے میں محض معرفت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اضطراری طور پر یہ معرفت بعض کافرین کو حاصل ہوتی ہے۔
(۹۳) ہمارا اعتقاد ہے کہ اعمالِ صالحہ ایمان کا جز نہیں ہیں، اعمال صالحہ نورانیت و کمال کا فائدہ دیتے ہیں۔
(۹۴) ہمارا عقیدہ ہے کہ کسی حکم و خبر میں حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تکذیب کرنا کفر ہے اور کفار کی چند قسمیں ہیں مشرک وہ ہے جو (کم از کم) دو خدا کو مانے۔ کتابی وہ ہے جو کسی آسمانی کتاب کا اقرار کرے۔ زندیق وہ ہے جو کسی دین کو نہ مانے۔ مرتد وہ ہے جو اسلام سے پھر جائے۔

(۹۵) ہمارا عقیدہ ہے کہ ان لوگوں کو کافر قرار دینا جائز نہیں جو ہمارے قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں سوائے ان لوگوں کہ جو ضروریات دین کے منکر ہیں، کیوں کہ ضروریاتِ دین کا انکار کرنے والا اگر چہ نماز و روزہ رکھے، اجماعاً کافر ہے۔

(۹۶) ہمارا عقیدہ ہے کہ ضروریات دین کے علاوہ جو شخص عقائد میں ہمارا مخالف ہے اسی طرح جو اجماعی فروعی مسائل میں ہمارا مخالف ہے وہ گمراہ و سرکش ہے اور جو شخص مسائل فرعیہ اختلافیہ میں ہمارا مخالف ہے تو اگر اختلاف نفسانیت کی بنا پر نہیں ہے تو وہ شخص معذور ہے بلکہ قابل اجر ہے۔

(۹۷) ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ افعال واقوال جن کو شریعت مطہرہ نے تکذیب وانکار کی علامت مقرر کیا ہے، اس میں سے کسی نے اگر کسی چیز کا ارتکاب کیا تو اس پر کافر ہونے کا حکم کیا جائے گا، جیسے بت کو سجدہ کرنا، زُنار باندھنا، تعظیماً ان کے مذہبی امور میں شرکت کرنا، اسی طرح نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں کلمۂ استخفاف استعمال کرنا کیوں کہ یہ بالا جماع کفر ہے اور جس نے اس صاحب کفر کی تکفیر نہیں کی وہ خود اللہ کے ساتھ کفر کرنے والا ہے۔ اب خواہ وہ (توہین کے کلمے کا استعمال کرنے والا) مصلحت یا عدم مصلحت کا دعویٰ کرے صراحتاً، اشارۃً، قصداً، خطاً اس سے یہ کلمہ صادر ہوا ہو، اسی طرح حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرنے والا بھی کافر ہے۔

(۹۸) ہمارا عقیدہ ہے کہ استحلال واستخفاف کی بنا پر اس عاصی کی تکفیر اس وقت کی جائے گی جب کہ وہ معصیت و گناہ بلا اختلاف و نزاع مسلمانوں کے نزدیک قطعی و یقینی ہو۔

(۹۹) ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ گناہِ کبیرہ کے ارتکاب سے مومن ایمان سے خارج نہیں ہوتا اور کفر میں داخل نہیں ہوتا اگر چہ وہ گناہِ کبیرہ پر اصرار کرے۔

(۱۰۰) ہمارا عقیدہ ہے کہ گناہگار مومنوں کے لیے ہر گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے معافی جائز ہے اگر چہ وہ بغیر توبہ مر گیا ہو سوائے کفار کے۔

(۱۰۱) ہمارا اعتقاد ہے کہ کفر کی بھی بخشش نہیں ہوگی خواہ وہ کفر شرک کر کے ہو یا نبوت کا انکار کر کے یا ضروریات اسلام میں سے کسی دوسرے امر کا انکار کرنے کی بنا پر ہو۔ کفر کی مغفرت و بخشش کا عدم جواز شریعت مقدسہ کے حکم سے ثابت ہے نہ حکم عقل کی بنا پر، کیوں کہ عقل بندوں کے افعال میں ہی مستقل نہیں تو اللہ جل شانہ کے افعال واحکام میں کس طرح مستقل ہو سکتی ہے۔

(۱۰۲) ہمارا عقیدہ ہے کہ توبہ واجبات اسلام میں سے ایک عظیم واجب ہے اور توبہ گناہوں اور معاصی پر شرمندگی و پشیمانی کا نام ہے، اس حیثیت سے کہ وہ معاصی و گناہ ہیں۔ اکثر محققین کے نزدیک توبہ فوراً کرنا واجب ہے، لیکن یہ درست نہیں ہے کہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ فوراً توبہ کرنا توبہ کی قبولیت کی شرط ہے، یہاں تک کہ اگر گناہ گار فوراً فوت ہوگیا تو اس نادم و پشیمان شخص کا شمار توبہ کرنے والوں میں نہیں ہوگا۔ پھر ترک معاصی پر عزم و ارادہ کی قید کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ لیکن محققین کے نزدیک ترک معاصی پر عزم کی قید احترازی نہیں ہے کیوں کہ توبہ کا یہ نہ تو رکن لازم ہے اور نہ ہی شرط کلی ہے بلکہ مراد کی وضاحت ہے۔ اسی طرح مظالم کا رد کرنا اگرچہ یہ بھی توبہ کا رکن نہیں ہے لیکن حقوق عباد کی خلاصی کے لیے لازم ہے۔

اللہ کریم و تواب سے امید و دعا ہے کہ وہ مجھ پر اور تمام مسلمان بھائیوں پر رحمت فرمائے۔ قیامت کے دن میری اور ان کی بخشش و مغفرت فرمائے اور مجھے دار الثواب میں اپنی نعمت سے مشرف فرمائے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علی اٰلہ واصحابہ الی یوم الدین. آمین.

☆☆☆

القول الأوّل في الايمان باللّه تعالى

نعتقد أن اللّٰه قديم واجب الوجود بذاته و صفاته. وأن جميع ماسواه محتاج في الوجود إلى إيجاده وإثباته.

ونعتقد أن من جملة صفاته الحياة. فانه حي يمتنع عليه الممات.

ونعتقد أن صفاته الذاتية ليست مثل صفات الممكنات. فهي ليست عين ذاتهٖ تعالى ولا غير ذاتهٖ تعالى ولا يمكن انفكاكها وسلبها عن الذات.

ونعتقد أنه تعالى بكل شيء عليم وبكل غيب خبير ولا يخفى عليه شيء من الصغير والكبير والجليل والحقير.

ونعتقد أنّ علم الغيوب خاصة للّٰه تعالى بالاستقلال. وما ثبت من ذلك للأنبياء والأولياء فليس بالذات بل بعطاء ذي الجلال.

ونعتقد أنه تعالى يسمع المسموعات و يبصر المبصرات وأن سمعه وبصره ليس بالآلات.

ونعتقد أنه قادر على جميع مايمكن من الأمور. فكل أمرهو ممكن في نفسه سواء كان موجوداً أومعدوما مقدورا كان للعبد أو لم يكن كله لله تعالى مقدور أما الواجب الذاتي أعني ذات اللّه تعالى وصفاته فغير داخلة في قدرة الله تعالى كما لا يخفى على كل ذي شعور وكذا الممتنع الذاتي كاعدام ذاته المقدسة واتخاذ الولد والتفوه بعيب الكذب و مصاديق اجتماع النقيضين والضدين فلا يصلح للمقدورة لبطلان مفهومها وقصورها وقد اختلفوا في صحة تعلق القدرة بما امتنع وجوده بالغير كخلاف الإخبار.لكن عندنا قول صحة تعلق القدرة به في نفسه هوالراجح المختار.

ونـعتقد أن من صفاته التكوين وهو أخص من القدرة فلا يتعلق إلا بما هو موجود في حين.

ونعتقد أنه تعالى شاء ومريد. لا يوجد في الخلق إلا ما يشاء ويريد.

ونـعتـقـد أن مـن صـفاته أنه تعالى بالكلام النفسي موصوف. وكلامه الـنـفسـي صـفة حقيقية له لكن ليس من جنس الأ صوات والحروف.وأما الـلـفـظ الـعـربـي المعجز الدال على تلك الصفة الحقيقية فهو أيضا من صـفاته بمعنى أنه ليس من تاليفات مخلوقات. لكن في قدم الكلام اللفظي مـن أهـل الســنة خلاف و نزا ع. وأما الكلام النفسي فهو قديم با لإجما ع. وأمـا مـا يـزعـم الـجهـال مـن أن الـحـروف المركبة والأصوات المترتبة والنقوش المنقوشة قائمة بذاته تعالى فهو قول أهل الضلال.

نـعتقد أنه تعالى واحد لا شريک له في الألوهية. والمراد بها اعتقاد وجوب الوجود و استحقاق العبودية.

ونعتقد أنه لا خالق غير اللّٰه تعالى ما في العالم من الأجسام والصفات والأفـعـال. والـقـول بمجرد خالقية العبد لفعله من غير القول بتعدد الإلٰه كـمـا هو قول أهل الاعتزال.و إن لـم يـكـن شـركا في عرف الشرع لكنه باطل و ضلال.

ونـعتـقـد أن الـلّـه تـعـالى غني مختار. يفعل مايفعل بالاختيار. وأنه لا إكراه عليه ولا إجبار.

ونعتقد أن أفعاله تعالى لا محتاج إلى العلل والأغراض والأسباب وإن كـانـت لا تـخـلـو عن حكم ومصالح لا يعلم تفاصيلها إلا ذلک الحكيم الوهاب.

ونـعتـقـد أنـه لا يجب عليه عقلاً شيء من الثواب والعقاب. و إن كل

ذلک إنما هو بمقتضی وعدہٖ تعالی في الکتاب.

ونعتقد أن اللّٰه تعالی یری للمؤمنین في دارالقرار بالأبصار من غیر محاذاة وجهة من الفوق والتحت والیمین والیسار.

ونعتقد أن رؤیته تعالی بالبصر في الدنیا للاولیاء محال. وادعاء الرؤیة الحقیقیة للاولیاء في الدنیا ضلال.

ونعتقد أن اللّٰه تعالی یسبح له کل شيء حتی الشجر والجبل. و إن ماورد في ذلک فهو محمول علی ظاهره لیس بمأوّل. فان الإدراک إنما هو من قدرة خالق الناس لیس مقصورا علی البدنیة الإنسانیة ولا مشروطاً بالآلات الظاهرة من الحواس.

ونعتقد أن اللّٰه تعالی لیس بمرکب من الأبعاض والأجزاء.

ونعتقد أنه لا یشارکه في ذاته القدیمة وصفاته الخاصة وأفعاله المخصوصة شيء من الأشیاء.

ونعتقد أن اتصافه تعالی بالنقائص والمعائب کالموت والکذب والجهل ممتنع ومحال. ومن قال بامکانه فهو من أهل الضلال.

ونعتقد أنّه تعالی یستحیل علیه الجسمیة ولوازمها من الأشکال والجهات والحرکات وکلما أورد مما یوهم ذلک فهو من المتشابهات.



القول الثاني في الإيمان بالملائكة

نعتقد أن اللّٰه خلق لهم أجسام النور وجعلهم بحكمته وإرادته مدبرين للأمور فمنهم من جعله أمين وحيه بارساله إلى أنبيائه ومنهم من أنزل بواسطته الماء إلى أرضه من سمائه ومنهم من أمره بقبض أرواح عباده ومنهم من عينه على نفخ صور في يوم طي بساط العالم ومهاده ومنهم من نشرهم لابتغاء مجالس الأذكار و منهم من أمرهم بتبليغ صلوة المصلين وسلام المسلمين إلى سيد الأبرار وكلهم لايعصون اللّٰه تعالى فيما أمرهم و يفعلون مايؤمرون وبالذكورة والأ نوثية لا يوصفون.



القول الثالث في الإيمان بكتب اللّٰه تعالى

ونعتقد أن اللّٰه تعالى أرسل بواسطة ملائكته لهداية عباده كتبا وصحائف كلها كانت مشتملة على أحكام حكمية وأنواع لطائف.

ونعتقد أن القرآن المجيد أكمل الكل وأفضل. وأنه آخر كتاب من اللّٰه نزل.

ونعتقد أن الكتب السابقة قد وقع في نقلها أنواع التحريف وأن المحفوظ من ذلك بوعده تعالى هو القرآن الشريف.

ونعتقد أن القرآن مشتمل على آيات محكمات وأخرمتشابهات وأنه لا سبيل إلى تفسير القرآن إلا بما ورد عن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم وأصحابه من العلوم والروايات.

ونعتقد أن محكمات القرآن معناها الظاهر هو المراد والعدل فيها من المعاني الظاهرية إلى المعاني الباطنية هو الإلحاد.

ونعتقد أن المتشابهات كالأيات الموهمات للجسمية والجهات ليست محمولة على ظواهرها بل هي إما مأولة أو مفوضة إلى العالم بسرائرها.

ونعتقد أن القرآت السبع للقرآن الشريف كلها حقة متواترة وأن اختلافها نعمة من اللّٰه ورحمةٌ منه على المؤمنين في الدنيا والآخرة.

☆☆☆

القول الرابع في الإيمان بالأنبياء عموما وبأفضل الأنبياء سيدنا ومولانا محمدن المصطفى  خصوصاً

ونعتقد أن النبي من أوحي إليه من اللّٰه تعالى لتكميل نفسه بشرع سابق أوجديد والرسول نبي أرسله اللّٰه تعالى بعد تكميل نفسه للتبليغ إلى العبيد.

ونعتقد أن الوحي الشرعي لا يكون إلا إلى الأنبياء عليهم السلام وأن الاولياء الكرام لا يوحى إليهم بشرع بل يكرمون بنوع آخر من الإلهام.

ونعتقد أن إظهار المعجزة على يد الكاذب المتنبي محال حتى لا يشتبه حقيقة الحال.

ونعتقد أن النبوة حصلت لمن حصلت بمحض فضل الله الوهاب.

ونعتقد استحالة حصول النبوة بالاكتساب. ونعتقد أن جميع الرسل والأنبياء كانوا معصومين بعد النبوة عن تعمد جميع المعاصي وفي الأمور التبليغية عن السهو والخطاء وكذلك كانوا معصومين قبل النبوة من الكفر والشرك والكذب والافتراء والمراد منها العصمة المصطلحة أنهم لا بد أن يحفظهم اللّٰه تعالى بعنايته حتى لا يجوز من ذلك شيء

عليهم بحمايته.

ونعتقد أن العصمة المصطلحة من خصائص الأنبياء الكرام فمن أثبت لبشر غير الأنبياء عصمة مثل عصمتهم فهو من الملاحدة اللّيّام نعم يوجد الحفظ عن المعاصي لأكثر الأولياء لكن لايمكن أن يكون حفظهم مثل عصمة الأنبياء.

ونعتقد أن اللّٰه عزو جل ما أرسل نبيا إلا من الرجال دون النساء والقول بنبوة النساء باطل بلا امتراء.

ونعتقد أن جميع الأنبياء كانوا من نو ع الإنسان على ماهو مذهب الجمهور وأما القول نبوة الجانّ فهو شاذ مهجور وأما مانقل عن البعض من كون الأنبياء من جنس جميع الحيوانات أوجميع المخلوقات فهو من الجهالات والضلالات.

ونعتقد أن اللّٰه تعالى أرسل رسلا منهم مَن قصّهم اللّٰه تعالى على نبيه في خطابهٖ ومنهم من طوى ذكرهم في كتابهٖ.ونعتقد أنه لايجوز حصرهم في عدد معين على سبيل القطع والاعتقاد وما يروى في ذلک فهو لايصلح للاعتماد.

ونعتقد أن جميع الأنبياء في البرزخ أحياء با لإجماع وأن حياتهم كالحياة الدنيوية بلا خلاف و نزاع، أما ما يجب على معشرالمسلمين في الإيمان بسيد الأنبياء محمد صلى اللّه عليه وسلّم.

فمنه إنا نعتقد أن اللّٰه تعالى قد ختم النبوة على سيدنا محمد صلى اللّٰه عليه و آله وصحبه وسلم فهو خاتم النبيين بمعنى أنه آخر الأنبياء ومن أنكر هذا المعنى فهو كافر بلا امتراء، فلم يبعث نبي غيره في ذلک العصر وكذلک لايمكن بعث نبي بعد ختم النبوة إلى آخرالدهر.

ونعتقد أن من قال بحصول النبوة لأحد بعد خاتم النبيين صلى اللّٰه عليه وآله وصحبه وسلم بل من جوّز حصولها وقال با لإمكان فهو كافر خارج عن دائرةالإسلام والإيمان.

ونعتقد أن نبوته عامة لجميع المكلفين والتخصيص في بعثته لأهل العرب كما نقل عن العيسوية وغيرهم ضلال مبين.

ونعتقد أن سيدنا محمدا صلى اللّٰه عليه وسلم أفضل الخلائق أجمعين لا يساويه أحد من الملائكة والرسل فضلا عن سائر العلمين.

ونعتقد أن مثله صلى اللّٰه عليه وسلم في كما لاته الخاصة المشخصة محال ومن أنكر ذلك فهومن أهل الضلال.

ونعتقد أن معراجه صلى اللّٰه عليه وسلم حق أسرى به ربه يقظةً إلى المسجد الأقصى ثم إلى السماوات العلى ثم إلى ماشاء اللّٰه تبارك وتعالى ومذهب جماهير الصحابة الكرام أنه صلى اللّٰه عليه وسلم رأى ربه بعين رأسه وحصل له الكلام.

ونعتقد أن اللّٰه تعالى أظهر على يديه المعجزات وهذا داخل في حد المتواترات الضروريات، فمنها أنه صلى اللّٰه عليه وسلم جاء من عند الله بكتاب حكيم مبين تحدّى به البلغاء فعجز وا عن معارضة وهذه المعجزة متواترة بلا امتراء، ومنها أنه صلى اللّٰه عليه وسلم شق القمر باستدعاء الكفار وهٰذه أيضاً قد بلغت طرقها حد التواتر والاشتهار وهوعند جمهور المسلمين معجزة برأسه بلاريب، ليس مدار إعجازہٖ منحصراً في جهة الإخبار بالغيب ومنها أنه صلى اللّٰه عليه وسلم قد أعطاه اللّٰه تعالى علم المغيبات، فأخبر بكثير منها، فمنها ما وقع ومنها ماهو آت، وهذه المعجزة أيضاً قد تواترت أخبارها وبلغ مبلغ اليقين اشتهارها.

وأمـا أميّتـه صلى اللّٰه عليه وسلم فهي له معجزة وفضيلة نعم في غيره مـنقصة و رذيلة ولذلک لا يجوز تشبيه غير النبي صلى اللّٰه عليه وسلم به فـي ذلک، وكـذلک فـي كـل أمـر هـو في حقهٖ صلى اللّٰه عليه وسلم من جنس الكمال وفي حق غيرهٖ من جنس النقصان، بل قد حكموا على أمثال هذا التشبيه بالضلال والطغيان.

ونـعتـقـد أنـه صلى اللّٰه عليه وسلم أعطاه اللّٰه تعالى الفضيلة والبراعة بالفضائل الأخروية التي يكون ظهورها في يوم القيامة كالكوثر والشفاعة.

ونـعتـقـد أنـه صلى اللّٰه عليه وسلم هوالذي يكون على يديه للشفاعة فتـح باب، وأن الأولين والأخرين يلجأون إليـه فيستاذن ربه فيوذن له فهو أول شـافـع و أول مشـفـع يـوم الـحساب. ونعتقد أن شفاعاته أنواع فمنها الشـفـاعة الـعـظـمى التي تكون لإراحة الـخـلـق فـي الـموقف،وهي عامة لـلـمـؤمنين والكافرين وفيها أحد من المسلمين لم يختلف ومنها الشفاعة لإدخـال أقوام في الجنة بغير حساب وسؤال ومنها الشفاعة فيـمن حوسب واستـحـق الناركي لا يمسه العذاب والنكال،ومنها الشفاعة لبعض الكفار بـالتـخفيف في العذاب الأ ليم،كما ثبت بالأحاديث المتفقة عليها في حق عـمـهٖ أبـي طـالـب بـمحض فضل اللّٰه العظيم، وبالجملة فنعتقد أن وجاهة صـلـى الـلّٰـه عليه وسلم في حضرة ربه الكريم خارج عن الحصر والقياس ولا يستغني عن جاهه عند ربهٖ أحد من الناس.

ونـعتقد أن صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم للّٰه محبوب و رضاه صلى اللّٰه عليه و آله وصحبه وسلم للّٰه مطلوب.



القول الخامس في بحث الإمامة

ونعتقد أنه يجب على المسلمين في كل عصر وزمان، نصب إمام من قريش لإجراء أحكام الإيمان.

ونعتقد أن الأئمة العادلين والخلفاء الراشدين بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتحقيق واليقين سيدنا أبوبكرن الصديق ثم بعده عمر الفاروق ثم عثمان ذوالنورين ثم عليٍ ن المرتضى رضي الله تعالى عنهم أجمعين فقد ثبت إمامتهم ببيعة أهل الحل والعقد من جماهير الصحابة الكرام، وإشارات أحاديث سيد الأنام عليه و عليهم السلام.

ونعتقد أن البغي الذي وقع من طلحة والزبير و عمرو بن العاص وغيرهم من الصحابة مع أمير المؤمنين علي كرم الله وجهه بعد تقرر خلافته الراشدة في المدينة الطيبة فانما كان عن شبهة وخطاء منهم في الاجتهاد فلا نعتقد في حقهم مع الإنكار على فعلهم إلا ماقال كرم الله وجهه في حقهم إنهم إخواننا بغوا علينا ليسوا بفسقة ولا كفرة فان ذلك القول هو الحق انسداد.

ونعتقد أن الخوارج الذين كفروا أمير المؤمنين كرم الله وجهه وسائر أصحاب سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم في ذلك الحين لم يكونوا بغاة بالاشتباه بل كانوا للحق معاندين وللباطل عامدين وعن الدين مارقين، ومع ذلك فلم يكفرهم علي كرم الله وجهه فلذلك لاتجزم بكفرهم بل تقتصر على أنهم كانوا فاجرين و فاسقين.

ونعتقد أنه بعد ما ترك سيدنا الحسن الخلافة وفوض الإمارة إلى معاوية صارت إمارته بعد ذلك إمامة صالحة و إن لم يكن خلافة راشدة وأما إمارة يزيد فلعدم رضاء أهل الحل والعقد لتواتر فسقهٖ وظلمهٖ صارت

حكومة جبرية فاسدة واختلف أهل العلم في جواز اللعن الشخصي على يزيد اللئيم،والأحوط مع اعتقاد أنه كان مستحقاً للعن بأفعالهِ الخبيثة في حياتهِ التوقف بعد موتهِ فانهُ لا يقين بحال خاتمتهِ جزماً و إنما العبرة بالخواتيم ولذلک أجمع المحققون على أنه لا ينبغي لعن كافر بعد موتهِ على التعيين حتى يعلم موتهُ بالخبر المتواتر من كلام اللّٰه ورسوله على الكفر بالقطع واليقين.



القول السادس في تعظيم الصحابة العظام وفضلهم وشرفهم

ونعتقد أن الصحابة الكرام يجب على المسلمين محبتهم و تعظيمهم بأمراللّٰه والرسول.

ونعتقد أنهم و إن لم يكونوا معصومين لكنهم كلهم عدول،وما نقل عن بعضهم مما قدح به الروافض والخوارج في عدالتهم فهو إما نقل باطل غير مقبول و إما على خطاء في اجتهادهم محمول و إما هو مرجوع عنه و رجوعهم وتوبتهم عنه مرويٌّ و منقول.

ونعتقد أن كل وا حد واحد من أفراد الأصحاب أفضل من سائر الأولياء في كثرة الثواب والكرامة والقرب عند رب الأرباب.

ونعتقد أن أفضل الأولياء بالمعنى المذكورعنداللّٰه وعندالمسلمين سيدنا أبوبكر ن الصديق ثم الفاروق ثم ذوالنورين ثم المرتضى رضي اللّٰه تعالى عنهم وذلک قول الجمهور.

ونعتقد بالقطع أن سيدنا الحسن وسيدنا الحسين الذين هما لروح

رسول اللّٰه ريحانتان سيدا شباب أهل الجنان.

ونعتقد أن أزواجه وبناته كلهن مطهرات، نشهد لهن أيضاً قطعاً بالدخول في الجنات.

ونعتقد أن أصحاب البدر والأحد وبيعة الرضوان كل فرد منهم مقطوع دخوله في الجنان وأما سائر الأصحاب فنشهد لهم عموماً أنهم من أهل الجنة ولا يمسّهم النيران لكن لا نقطع لأ حد بخصوصة سوى من قام فى حقه عينا بالتواتر دليل و برهان.



القول السابع في ولاية الأولياء الكرام

ونعتقد أن الولي هوالتابع للنبي صلى اللّٰه عليه وسلم في الأحكام الفائض عليه أسرار المعرفة من اللّٰه ذي الجلال والا كرام.

ونعتقد أن الولي لا يبلغ درجة الأنبياء في حال من الأحوال، فما نقل عن بعض الأشقياء من جواز بلوغ الأولياء إلى درجة الأنبياء فضلا عن تجويز الأفضلية كفر و ضلال.

ونعتقد أن الأولياء يكرمون من اللّٰه تعالى بأنواع الإلهام لكن لا يمكن لهم المشافهة مع اللّٰه تعالى في الكلام.

ونعتقد أن الولي مادام عاقلا لا تبلغ درجة سقوط التكليف،ومن اعتقد ذلک في حق الولى فقوله باطل و سخيف.

ونعتقد أن اللّٰه تعالى يعطي أولياء أنواع الكرامات منها أنهٗ تعالى يعطيهم القدرة على التصرفات كالمشي على الماء وطيّ الأرض و إحياء الأموات، ومنها أنهٗ تعالى يعطيهم علم الغيوب والاطلاع على المغيبات

وأما حصر علم الغيب للّٰه تعالى فانما المراد منه با لإصالة وبالذات وبالجملة فالعلم بالغيب أمر تفرّد به اللّٰه العلام، ولا سبيل إليه للعباد إلابالوحي والإلهام.



القول الثامن فيما يتعلق بحدوث عالم الدنيا وما يتعلق بذلك

نعتقد أن حقائق الأشياء ثابتة في الواقع بغير شك وارتياب، وأن العلم بها متحقق لأ ولي الألباب.

ونعتقد أن الشيء حقيقة هوالموجود و من خالف في ذلك فهومن أهل الضلال، وأماإطلاق الشيء على المعدوم مجازاً فهو خارج عن محل النزاع والجدال.

ونعتقد أن أشياء العالم أي جميع ما هو غير اللّٰه الكريم حادث بشخصها ونوعها من تحت الفرش إلى العرش العظيم.

ونعتقد أنه يمكن بالذات في نفسه أن يخلق اللّٰه تعالى عالماً آخراً احكم من هذا العالم وهذا و إن خالف فيه بعض أهل السنة لكن ما ذكر هوالقول الأسلم الأحكم.

ونعتقد أن اللّٰه تعالى خلق في هذا العالم سبعاً من السمٰوات وسبعاً من الأرضين، وأما الروايات التي فيها بيان خلائق أطباق الأرض وكونهم مكلفين، فهي شاذة لا تفيد الاعتقاد بالقطع واليقين.

ونعتقد أن وجود الأجنة والشياطين ثابت بنصوص القرآن المبين، وأحاديث سيد المرسلين و إجماع أئمة المسلمين، ومن أنكر ذلك فهو في ضلال مبين.



القول التاسع في بحث عالم البرزخ والحشر

ونعتقد أن الإماتة ليس هو محض الإعدام بل هو إذهاب من عالم إلى عالم آخر للإنعام أوالإيلام.

ونعتقد أن تنعيم الصالحين و تعذيب الطالحين في قبورهم حق كل ذلك لا شك يعتريه فكم من أحاديث متواترة المعنى قد وردت فيه.

ونعتقد بحقية سؤال منكر ونكير، فقد تواتر الخبر بذلك عن البشير النذير.

ونعتقد أن روح الميت يعرف الزائر، ويسمع سلامه ويفهم كلامه لا ينكر ذلك إلا جاهل أومكابر، والأدراك ليس مشروطا بالآلات على قانون الإسلام، ولذلك ينتفع زيارة قبور الأخيار والاستمداد من نفوس الأبرار على ما صرح به الأئمة الأعلام.

ونعتقد أن الدعاء من الأحياء وكذا إيصال ثواب العبادات المالية ينفع كل الأموات بالإجماع، وكذا ثواب العبادات البدنية أيضاً عندالجمهور وإن كان فيه قليل من النزاع.

ونعتقد أن اللّٰه تعالى يحي يوم القيامة جميع الأموات، بأجسادهم و أرواحهم للمجازات.

ونعتقد بحقية حساب الأعمال للثواب والعقاب.

ونعتقد أن أقواماً يدخلون الجنة بغير حساب.

ونعتقد أن الميزان حق يوزن به الأعمال كما ورد في الأخبار.

ونعتقد أن الصراط حق وهو جسر يوضع على النار.

ونعتقد أن الجنة حق وكذا النارخلقت، الأولى للمؤمنين وخلقت

الثانية للفجار والكفار، فيخلدون فيها إلى الأبد،وأما الفجار من المؤمنين فيخرجون منها بعضهم برحمة اللّٰه تعالى وبعضهم بشفاعة حبيبه صلى اللّٰه عليه وسلم حتى لا يبقى فيها منهم أحد.

ونعتقد أن الجنة والنار لا يفنيان بعد يوم القيامة أبد الآباد والقول بفناء النار ضلال وإلحاد.

اللّٰهم أدخلنا في جنتک واحفظنا عن نارک بحرمة حبيبک سيدنا محمد خير العباد واصحابه الأنجاب وأولادهٖ الأمجاد آمين.



القول العاشر في أبحاث تتعلق بالإيمان والكفر والمعصية والتوبة

نعتقد أن الإيمان هوالتصديق القلبي بالتسليم والاختيار للنبي صلى اللـه عليه وسلم في جميع ماجاء به من عنداللّٰه تعالى من الأحكام والأخبار.

ونعتقد أن الإقرار هو شرط القبول للايمان عند الخلوّمن الأعذار.

ونعتقد أن مجرد المعرفة ليس لها الاعتبار كما تحصل لبعض الكفار بالاضطرار.

ونعتقد أن الصالحات من الأعمال ليست أجزاء للايمان و إنما هي تفيد النور والإكمال.

ونعتقد أن الكفرهو تكذيب النبي صلى اللّٰه عليه وسلم في شيء مما جاء بهٖ من الأخبار والأحكام،والكفار على أقسام فالمشرک من قال

بالهين والكتابي من أقربكتاب سماوي والزنديق من لم يعتقد ديناً والمرتد من رجع عن الإسلام.

ونعتقد أن لا يجوز تكفير من يصلى إلى قبلتنا إلا من ينكر ضروريات الدين،فان منكر الضروريات ولو صلى وصام كافراً إجماعاً باليقين.

ونعتقد أن المخالف لنا في غير ضروريات الدين من العقائد وكذا المخالف في المسائل الفرعية الإجماعية ضال مارد، بخلاف المخالف في المسائل الفرعية الاختلافية فانه إن كان الخلاف فيها لا يهوى النفس فهو معذور بل مأجور.

ونعتقد أن من الأفعال والأقوال ماجعله شرع شعاراً للتكذيب والإنكار فمن ارتكب شيئًا من ذلک يحكم عليه بأنه من الكفار فمن ذلک سجود الصنم وشد الزنار،والشركة في أعيادهم تعظيماً لها على زيّ الكفار،ومن ذلک التفوّه بكلمة الاسخفاف في شان النبى الكريم.فان ذلک كفر بالاجماع ومن لم يكفر صاحبه فهو أيضاً كافر بالله العظيم، سواء في ذلک ادعاء المصلحة وعدمها والتصريح والتعريض والعمدو الخطاء واعتقاد الاستحلال والتحريم.

ونعتقد أن العاصى يكفر بالاستحلال والاستخفاف إذا كانت المعصية قطعية عند المسلمين بلاخلاف.

ونعتقد أن المؤمن لا يخرج عن الإيمان ولا يد خل في الكفر بارتكاب الكبائر ولو بالإصرار.

ونعتقد أنه يجوز العفو عن كل ذنب صغير وكبير للمؤمنين المذنبين ولو بغير توبة دون الكفار.

ونعتقد أن الكفر لا يغفر سواء كان با لإشراک أو إنكار النبوة أو

إنكـار أمر آخرمن ضروريات الإسلام،وإن عـدم جـواز مغفرة الكفر إنما ثبـت بـحـكـم الشـرع لا بـحـكـم الـعـقـل فـان العقل لا يستقل في أفعال العباد،فضلا عن أفعاله تعالى بالأحكام .

ونعتقد أن التوبة واجب عظيم من واجبات الإسلام،وهي الندامة على الـمعـاصي والآثام من حيث هي معاصي وآثام،وهي واجبة على الفور عند كثيـر مـن الـمـحققين،لكن لا كما قال بعض الناس إن الـفور شرط لقبول التـوبة حتـى لـوفـات الفور لم يعد النادم من التائبين،ثم إن قيـد العزم على التـرک قـد يـزاد،لـكـن المحققين على أنه ليس قيداً احترازياً فان ذلک الـعزم ليس ركناً لازماً ولا شرطاً كلياً بل هو توضيح للمراد وكذلک رد المظالم وإن لم يكن ركناً للتوبة لكنه لازم للخلاص من حقوق العباد،هٰذا والـمـرجـو الـمـدعـومـن اللّٰه الكريم التواب،أن يتوب عليّ و على جميع إخـوانـي مـن الـمـؤمـنين ويغفرلي ولهم يوم الحساب ويشرفني بنعمته في دارالثواب وليكن هٰذا آخر الكتاب.

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰه رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى اٰله وأصحابه إلى يوم الدين اٰمين.



مطبوعات تاج الفحول اکیڈمی بدایوں

۱	**احقاق حق**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۲	**عقیدۂ شفاعت** (اردو، ہندی، گجراتی)	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۳	**اختلافی مسائل پر تاریخی فتویٰ**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۴	**اکمال فی بحث شد الرحال**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۵	**فصل الخطاب**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۶	**حرز معظم**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۷	**مولود منظوم مع انتخاب نعت ومناقب**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۸	**شوارق صمدیه ترجمه بوارق محمدیه**	سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی
۹	**شمس الایمان**	مولانا محی الدین قادری بدایونی
۱۰	**تحقیق التراویح**	نور العارفین سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی
۱۱	**الکلام السدید**	تاج الفحول مولانا شاہ عبد القادر قادری بدایونی
۱۲	**رد روافض**	تاج الفحول مولانا شاہ عبد القادر قادری بدایونی
۱۳	**سنت مصافحه**	تاج الفحول مولانا شاہ عبد القادر قادری بدایونی
۱۴	**احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام**	تاج الفحول مولانا شاہ عبد القادر قادری بدایونی
۱۵	**تبعید الشیاطین**	حافظ بخاری مولانا شاہ عبد الصمد سہسوانی
۱۶	**مردے سنتے ہیں؟**	مولانا عبد القیوم شہید قادری بدایونی
۱۷	**مضامین شہید**	مولانا عبد القیوم شہید قادری بدایونی
۱۸	**ملت اسلامیه کا ماضی حال مستقبل**	مولانا عبد القیوم شہید قادری بدایونی
۱۹	**عرس کی شرعی حیثیت**	مولانا عبد الماجد قادری بدایونی
۲۰	**فلاح دارین** (اردو، ہندی)	مولانا عبد الماجد قادری بدایونی
۲۱	**نگارشات محب احمد**	علامہ محبّ احمد قادری بدایونی
۲۲	**عظمت غوث اعظم**	علامہ محبّ احمد قادری بدایونی
۲۳	**شارحة الصدور**	مفتی حبیب الرحمٰن قادری بدایونی
۲۴	**الدرر السنية** ترجمہ از :	مفتی حبیب الرحمٰن قادری بدایونی
۲۵	**احکام قبور**	مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی

۲۶	**ریاض القرأت**	مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی
۲۷	**خطبات صدارت**	عاشق الرسول مولانا عبدالقدیر قادری بدایونی
۲۸	**مثنوی غوثیه**	عاشق الرسول مولانا عبدالقدیر قادری بدایونی
۲۹	**عقائد اهل سنت** (اردو، ہندی)	مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی
۳۰	**دعوت عمل** (اردو، انگلش، ہندی، مراٹھی، گجراتی)	مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی
۳۱	**فلسفه عبادات اسلامی**	مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی
۳۲	**مختصر سیرت خیرالبشر**	مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی
۳۳	**احوال ومقامات**	مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی
۳۴	**خمیازۂ حیات** (مجموعۂ کلام)	مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی
۳۵	**باقیات هادی**	مولانا محمد عبدالہادی القادری بدایونی
۳۶	**مدینے میں** (مجموعۂ کلام)	حضرت شیخ عبدالحمید محمد سالم قادری بدایونی
۳۷	**احادیث قدسیه** (اردو، انگلش، گجراتی)	مولانا اسیدالحق قادری بدایونی
۳۸	**تذکرۂ ماجد**	مولانا اسیدالحق قادری بدایونی
۳۹	**خامه تلاشی** (تنقیدی مضامین)	مولانا اسیدالحق قادری بدایونی
۴۰	**تحقیق وتفهیم** (تحقیقی مضامین)	مولانا اسیدالحق قادری بدایونی
۴۱	**عربی محاورات** مع ترجمہ وتعبیرات	مولانا اسیدالحق قادری بدایونی
۴۲	**اسلام :ایک تعارف** (ہندی، انگلش، مراٹھی)	مولانا اسیدالحق قادری بدایونی
۴۳	خیرآبادی سلسلہ علم وفضل کے احوال وآثار **خیرآبادیات**	مولانا اسیدالحق قادری بدایونی
۴۴	**قرآن کریم کی سائنسی تفسیر**	مولانا اسیدالحق قادری بدایونی
۴۵	**مفتی لطف بدایونی**: شخصیت اور شاعری	مولانا اسیدالحق قادری بدایونی
۴۶	**حدیث افتراق امت** تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں	مولانا اسیدالحق قادری بدایونی
۴۷	**طوالع الانوار** (تذکرۂ فضل رسول)	مولانا انوارالحق عثمانی بدایونی
۴۸	**اسلام میں محبت الٰهی کا تصور**	مولانا دلشاد احمد قادری
۴۹	**تذکرۂ خانوادۂ قادریه**	مولانا عبدالعلیم قادری مجیدی
۵۰	**اظهار واعتراف**	محمد تنویر خان قادری بدایونی
۵۱	**خواجه غلام نظام الدین قادری**	محمد تنویر خان قادری بدایونی

www.Qadri.i

www.Qadri.i

www.Qadri.i

www.Qadri.i

www.Qadri.i

www.Qadri.i

www.Qadri.i

www.Qadri.i

www.Qadri.i

www.Qadri.i

www.Qadri.i

www.Qadri.i

www.Qadri.i

www.Qadri.i

www.Qadri.i